ہے، ورنہ جس روزہ کو آپ ﷺ نے رکھا ہو اور آئندہ نویں کا روزہ رکھنے کی صرف تمنا کی ہو، اس کو کیسے مکروہ کہا جاسکتا ہے؟

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144201200448　　دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

محرم کے مہینے میں نیازِ حسینؓ یا بطور ہدیہ حلیم وغیرہ کا کھانا

سوال

محرم کے مہینے میں نیازِ حسینؓ کھانا یا اگر بطور ہدیہ حلیم وغیرہ آجائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

''نیازِ حسینؓ'' کے نام سے محرم کے مہینے میں جو کچھ بانٹا جاتا ہے، اس کا کھانا حرام ہے؛ کیوں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے نام پر ہو، اس کا کھانا حرام ہے۔

اسی طرح ان دنوں جو حلیم تقسیم کی جاتی ہے، اگر اس کے بارے میں یقین ہو کہ یہ غیر اللہ کی نیاز ہے تو اس کا کھانا قطعی طور پر جائز نہیں ہوگا، اور اگر ان دنوں میں کوئی ایصالِ ثواب کے طور پر تقسیم کرتا ہے تو بھی اس کے کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے؛ کیوں کہ آج کے دور میں محرم کے ابتدائی عشرہ میں ''حلیم''، ''شربت'' وغیرہ بنانے کا التزام اہلِ باطل کا شعار بن چکا ہے، اس لیے اہلِ باطل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ان دنوں میں اس طرح کی مخصوص اشیاء کے ساتھ ایصالِ ثواب کرنا بھی جائز نہیں، اور اس کا کھانا بھی جائز نہیں، مکروہ ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

''اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ'' (البقرۃ: ۱۷۳)

اس آیت کے ذیل میں حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''یہاں ایک چوتھی صورت اور ہے جس کا تعلق حیوانات کے علاوہ دوسری چیزوں سے ہے، مثلاً مٹھائی، کھانا، وغیرہ جن کو غیر اللہ کے نام پر نذر (منت) کے طور سے ہندو لوگ بتوں پر اور جاہل مسلمان بزرگوں کے مزارات پر چڑھاتے ہیں، حضرات فقہاء نے اس کو بھی اشتراکِ علت یعنی تقرب الیٰ غیر اللہ کی وجہ سے ''مَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ'' کے حکم میں قرار دے کر حرام کہا ہے، اور اس کے کھانے پینے دوسروں کو کھلانے اور بیچنے خریدنے سب کو حرام کہا ہے۔'' (معارف القرآن، سورۃ البقرۃ (۱/ ۴۲۴)، ط: مکتبہ معارف القرآن، کراچی)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144212202125　　دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن